سوال

کیا خاوند کےلیے جائز ہے کہ وہ اپنی (دوسری) بیوی کو طلاق دے دے حالانکہ اس نے کوئی غلط کام بھی نہیں کیا؟ اس شخص نے دیکھا کہ اس کے اور اس کی اس بیوی کے مابین مشترک اور متفق امور نہیں پائے جاتے، اور غالبا وہ اس کے ساتھ جھگڑتی رہتی ہے اور وہ اس کی کچھ اشیاء ناپسند کرتا ہے جو کہ غلطی تو نہیں، اور وہ اس سے بغیر قصدوارادہ کے صادر ہوجاتی ہیں کیا یہ بہتر نہیں کہ وہ اس عورت کو آزاد کردے تاکہ وہ کسی دوسرے شخص سے شادی کرلے جس سے وہ محبت کرتی ہو، اور اسے عزت دے اس کے بدلے کہ وہ اپنے پاس اس حالت میں رکھے کہ وہ حالت مثالی ثابت نہ ہو؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

مرد پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے مابین عدل وانصاف کرے، اور ان کے متعلق اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اللہ سے ڈرے، اور عورت کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی غیرت کا مقابلہ کرے، اور اپنے نفس کے ساتھ جھاد کرے، اور اپنے خاوند کو دوسری بیوی ہونے کی سبب اذیت سے دوچار مت کرے

اصل میں طلاق دینا مکروہ ہے، اور اگر کہا جائے کہ یہ حرام ہے تو کوئی بعید نہیں، اس کی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا ایلاء کرنے والوں کے متعلق فرمان ہے:

اگر وہ لوٹ آئیں تو اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے، اور اگر طلاق کا ارادہ کریں تو اللہ سبحانہ وتعالی سننے والا جاننے والا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ آیت دونا موں "سمیع اور علیم" سے ختم کی ہے، جب وہ طلاق کا عزم کریں سے محسوس ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کو یہ پسند نہیں، کیونکہ جماع نہ کرنے کی قسم اٹھانے کے بعد واپس پلٹنے میں اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے:

یقینا اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے

یہ واضح ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی پسند کرتا ہے کہ یہ ایلاء کرنے والا شخص واپس پلٹ آئے، لیکن جس نے طلاق کا عزم کیا ت واس سے محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کو یہ پسند نہیں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس کے بعد فرمایا:

یقینا اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ:

"حلال میں سے مبغوض ترین چیز اللہ کے ہاں طلاق ہے"

یہ حدیث صحیح نہیں لیکن اس کا معنی صحیح ہے، کہ اللہ سبحانہ وتعالی طلاق کو ناپسند فرماتا ہے، لیکن بندوں پر وسعت کرتے ہوئے اس نے اسے حرام نہیں کیا، اس لیے اگر کوئی شرعی سبب ہو یا پھر طلاق کا کوئی عادی سبب تو یہ جائز ہوگی

اور عورت ک ورکھنے کے اعتبار سے اگر تو عورت کو اپنے عقد نکاح میں رکھنے میں کوئی شرعی ممانعت کا باعث بنتی ہو جسے طلاق کے بغیر دور کرنا ممکن نہیں تو پھر خاوند اسے طلاق

دے گا

مثلاً اگر عورت ناقص دین ہو یعنی دین پر عمل نہ کرتی ہو، یا پھر ناقص العقل ہو، اور خاوند اس کی اصلاح کرنے سے عاجز آجائے تو یہاں ہم یہ کہیں گے کہ :

افضل ہے کہ اسے طلاق دے دو، لیکن بغیر کسی شرعی سبب کے یا پھر عادی سبب کے باعث طلاق نہ دینا ہی افضل ہے بلکہ اس صورت میں تو طلاق دینا مکروہ ہوگا

دیکھیں : اسئلۃ الباب المفتوح ابن عثیمین (113).

سوال میں مذکورہ عورت کےلیے اگر خاوند کے ساتھ حسن معاشرت سے رہنا ممکن ہے، اور ہر ایک برداشت کر سکتا ہے کہ دوسرے کی جانب سے غصہ کو برداشت کرے جو کہ طویل نہ ہو تو پھر اس کےلیے اور اس کی اولاد کےلیے افضل و بہتر یہی ہے کہ وہ اکٹھے رہیں

اور اگر کسی علت کی بنا پر چاہے وہ دونوں میں پائی جاتی ہو یا پھر کسی ایک میں علت ہو تو بہتر طریقہ سے اکٹھے رہنا ممکن نہ ہو تو اس عورت کےلیے یا پھر مرد کےلیے یا دووں کےلیے افضل یہی ہے کہ وہ علیحدگی اختیار کر لیں

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اگر وہ دونوں علیحدہ ہو جائیں تو اللہ تعالی اپنی وسعت سے ہر ایک کو غنی کر دیگا النساء (130).

ہو سکتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی اس عورت کو افضل خاوند دے کر غنی کر دے جو حسن معاشرت میں اس سے بھی بہتر اور اچھا ہو

اللہ سبحانہ وتعالی سب کو اپنی پسند اور رضا والے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے

واللہ اعلم.

الشیخ محمد صالح المنجد

12902